Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 2 (Oct-Dec 2023)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

A Scholarly and Research Review of the Types, Benefits and Strategies of Hadith Books and Rulings

کتب احادیث کی اقسام اور فوائد و حِکم، علمی اور تحقیقی جائزہ

Shoaib Ahmad
PhD schooler education university lower Mall campus Lahore
shoaibahmadjhuj@gmail.com
Dr. Anwarullah
Lecturer dept. Of Islamic Studies
University of Okara
dr.anwarullah@uo.edu.pk
Abdullah Rehan
Lecturer Government Associate College Hujra Shah Muqeem
marjhujhmarjhujh@gmail.com

Abstract

Abstract

Hadith is a second basic source of Islamic teaching. Muslim scholars dedicated their lives for service of Hadith and wrote many books to collect and compile the Holy orders and action of Hazrat Muhammad (PBUH). There are many types of Hadith 's books.Some vital and important are Sahifa, Muatta, Musnad, Al Jamaa, Mustadrek, Mustakrwj , Juzz and Arbaeen et. Scholars of Hadith wrote these types of books for their great significance, benefits and fruits for the Muslim Ummah. Sahifa is book of Hadith which is collection of campinions of Holy Prophet (PBUH). Muatta Imam Malik was first ever properly collection of Hadith according to topics. Musnad is book in which collection of Hadith is according to narrations of companions of Holy Prophet. Al Jamma is the book of the Hadith in which eight chapters are essential.Mean while Juzz is book of Hadith which has collection of Hadith according to only one topic Although Mustakhrej and Mustadrek have their own significance. In this article analytical and comparative methodology of research is used. All references are given on footnote according to Chicago Manual style. In the last we can say that Madisen wrote these books to collect and protect the Hadith of Holy Prophet (PBUH). Each type of book has its own significance.

Keywords: slamic Traditions, Hadith Transmission, Hadith Preservation, Hadith Commentary, Islamic Law (Sharia), Hadith Compilation, Prophetic Traditions

تمہید:

نبی اکرم ﷺ کے فرامین واقوال، اعمال اور تقاریر کو حدیث کہتے ہیں۔ حدیث دین اسلام کے مصادر میں سے دوسرا بنیادی مصدر ہے۔ قرآن پاک کی تفسیر و تشریح ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے قران پاک کو جن ذرائع سے محفوظ کیا ہے وہی ذرائع حفاظت حدیث کے لئے صحابہ کرام، تابعین عظام اور آئمہ حدیث نے اختیار کیے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی احادیث کو مختلف زمان میں بہت سارے آئمہ کرام نے اپنے اپنے انداز میں جمع و ترتیب دیا۔ ہر دور میں نئے نئے اسلوب سامنے آتے رہے ان مختلف زاویوں اور اسالیب کی بنیاد پر کتب احادیث کی کئی ایک قسمیں روشناس ہوئیں۔ جب ہم کسی بھی حدیث کی کتاب کو زیر مطالعہ لائیں گے تو اس کتاب کے انداز ترتیب سے پتہ چلے گا کہ مصنف نے اس کتاب کو مرتب کرتے ہوئے کن پہلوؤں کو پیش نظر رکھاہے۔ ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی کشاں ہوگی کہ محدثین نے حفاظت و ترویج حدیث کے لئے کیسے اپنی زندگیاں کھپادیں۔ کتب حدیث کی اقسام اور ان کی معروف و متداول کتب کے فوائد و حکم اور عقلی دلائل درج کئے جائیں گے۔ ان مثالوں کا مقصد طلب علوم حدیث کے شائقین کو کتب احادیث کے ناموں اور اقسام سے متعارف کروانا ہے تاکہ ان سے استفادہ اور مزید علمی ترقی کی راہیں واشگاف ہوسکیں اور ان کتب کے فوائد و حکم عیاں ہوسکیں۔ نیز علماء کے لئے کون کونسی کتب مراجع کے اعتبار سے زیادہ معتبر اور نفع بخش ہوسکتیں ہیں۔ ایک عام مسلمان جو حدیث کی طلب کا شوق رکھتاہے اس کے لئے کون کون سی کتب برگ و بار لاسکتی ہیں۔

CC BY

تاریخی اعتبار سے کتب حدیث کی اقسام:

صحیفہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے دست مبارک سے تحریر کردہ حدیث کے ذاتی نوعیت کے مجموعے صحیفہ کہلاتے ہیں۔[1] حدیث کو تحریر کرنے کا یہ طریقہ زمانہ نبوت سے لے کر دوسری صدی کے اوائل تک جاری رہا ہے۔ اور اس دور میں بہت سارے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے یا ان کے شاگردوں نے مجموعے تیار کئے جن کی تعداد ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی نے اپنی کتاب (studies in the early hadeeth literature) میں 48 بتائی ہے۔ ان میں سے بعض کو ڈاکٹر حمید اللہ نے ایڈیٹ کر کے شائع کیا ہے۔

چند مشہور صحائف درج ذیل ہیں؛۔

صحیفہ صادقہ:

یہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مرتب کیا ہے۔ طلبہ حدیث نے یہ سند پڑھی ہو گی "عن عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی ﷺ" کے بارے میں مشہور محدث یحیٰ بن معین اور علی بن مدینی فرماتے ہیں اس سند کی ہر روایت خواہ وہ جس بھی کتاب میں ہو وہ صحیفہ صادقہ سے لی گئی ہے۔ اس میں تقریبا ایک ہزار مرویات ہیں۔ جن میں سے سات متفق علیہ ہیں آٹھ صحیح البخاری میں اور دس صحیح المسلم میں ہیں۔[2]

صحیفہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دس سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی اور نبی اکرم ﷺ کے لیل ونہار کو نوٹ کیا اور فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگ مجھ سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھتے تو اپنا دفتر صندوق سے نکالتے اور فرماتے یہ چیزیں میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے لکھی ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق اس میں حضرت انس سے 1246 مرویات ہیں 28 متفق علیہ 80 صحیح البخاری اور 70 صحیح المسلم میں ہیں۔[3]

صحیفہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر حدیث کی خدمت کی سارا سارا دن مسجد نبوی میں رہتے اور علم حدیث کے حصول میں مشغول رہتے انہوں نے بہت ساری احادیث لکھیں ہیں ۔اپنے شاگرد حسن بن عمرو کے ساتھ ایک حدیث پر اختلاف ہوا تو اپنے گھر میں موجود کتب میں تلاش کیا جو کہ ابن حجر کی روایت میں مذکور ہے۔ اور ہر شاگرد کو مختلف انداز میں احادیث لکھ کر دیا کرتے تھے جس میں سے صحیفہ ہمام بن منبہ بہت مشہور ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے 1933ء میں برلن اور دمشق کی لائبریری سے قلمی نسخہ تلاش کر کے ایڈٹ کر کے شائع کیا۔ خاص بات کہ یہ صحیفہ من و عن مسند احمد بن حنبل میں درج ہے۔[4]

اس کے علاوہ مشہور صحائف میں سے کتاب الصدقہ عن عبد اللہ بن عمر، صحیفہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، صحیفہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، صحیفہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ ،صحیفہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ، صحیفہ سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ، صحیفہ ابو سلمہ الاشجعی رضی اللہ عنہ، صحیفہ مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، صحیفہ ابو درداء رضی اللہ عنہ، صحیفہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ، صحیفہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، صحیفہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، صحیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، صحیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ مشہور ہیں۔

صحائف کے فوائد و ثمرات اور ان سے استفادہ کی صورتیں:

1۔ مرسل حدیث کا ارسال

2۔ حدیث کی صحت کا یقین

3۔ مستشرقین کے اعتراضات کا جواب

4۔ حدیث کے سب سے قریبی ذریعہ علم

استفادہ کی صورتیں:

1۔ ان کی چھان پھٹک کی جائے

CC BY

2۔بنیادی مسائل میں ان کو بطور حوالہ پیش کیا جائے۔

الموطات والمصنفات:

کتب احادیث کی یہ قسم تدوین حدیث کے دوسرے مرحلے سے تعلق رکھتی ہے ان کا دور تدوین دوسری صدی ہجری کے نصف سے شروع ہوتا ہے۔ان کتب کو صحائف کے برعکس موضوعاتی انداز میں مدون کیا گیا تھا۔ آئمہ حدیث کے نزدیک یہ کتب مرفوع، موقوف اور مقطوع احادیث پر مشتمل ہیں۔
مصنف اور موطا میں بنیادی فرق یہ ہے کہ موطا میں مؤلف کی اپنی اراء بھی شامل ہوتی ہیں۔ جبکہ مصنفات میں ایسا نہیں ہوتا۔ موطات کی مثالیں درج ذیل ہیں؛۔

موطا امام مالکؒ:

یہ کتاب امام مالکؒ کی تصنیف کردہ ہے جن کو امام دار الہجرہ اور عالم مدینہ کہ نام سے یاد کیا جاتا ہے۔امام جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ امام مالک نے احادیث کا مجموعہ تیار کرنے کے بعد ستر فقہاء کو بھیجا سب نے اتفاق کیا اور اسی بنیاد پر اس کا نام موطا(متفق علیہ) پڑھ گیا۔[5] امام مالک نے ایک لاکھ احادیث میں سے دس ہزار کا انتخاب کیا پھر صرف سترہ سو بیس باقی چھوڑیں جس میں مرفوع احادیث 600، موقوف 613، مرسل 222 اور مقطوع 285 ہیں۔[6] موطا کے راویوں پر قاضی عیاض نے بحث کی اور 1300 نام بتائے ہیں ان میں 85 صحابہ اور 23 صحابیات اور 48 تابعین ہیں۔[7] خلیفہ ہارون رشید نے موطا امام مالک کو اسلامی آئین کی حیثیت دینا چاہی مگر امام صاحب نے فرمایا کہ یہ صرف میرا علم ہے جبکہ دنیا علماء سے بھری پڑی ہے ان کے علم سے استفادہ ہونا چاہئے۔موطا کو یہ شہرت حاصل تھی کہ ایک سو تیس ہجری میں اندلس میں پہنچ چکی تھی۔امام مالک سے کئی ہزار طلبہ نے موطا کی سماعت کی ہے۔بقول امام سیوطی ہارون الرشید اور اس کے بیٹے بھی شامل تھے رفتہ رفتہ یہ مسودات وقت کی نظر ہو گئے اور تاریخ احادیث میں صرف سولہ رہ گئے ہیں۔ان میں سب سے زیادہ مستند نسخہ یحیٰ بن یحیٰ مسموری کا ہے۔ڈاکٹر غلام برق جیلانی نے کتاب تاریخ حدیث میں ان نسخوں کی تاریخ بیان کی ہے۔

جس میں مشہور موطات درج ذیل ہیں:

موطا ابن ابی ذئب: یہ کتاب امام مالک کی کتاب سے بڑی تھی اور پہلے تیار ہوئی تھی۔

☆موطا امام محمد بن حسن الشیبانی، موطا محمد بن عبد الرحمٰن، موطا امام مروزی وغیرہ شامل ہیں۔

مصنفات کتب کا تعارف:

مصنف عبد الرزاق از امام عبد الرزاق بن ہمام یمنی: یہ کتاب تاریخ کے جھروکوں کی نظر ہو گئی چند ایک مخطوطے استنبول، یمن، حیدر آباد دکن اور ٹونک وغیرہ میں موجود تھے جو اب کتابی شکل میں شائع ہو گئے ہیں۔

مصنف امام وکیع بن ابی جراح:

انہوں نے عبد اللہ البجلی، جریر بن حازم اور سفیانین سے روایت کی ان کے شاگردون نے احمد بن حنبل اسحاق بن راہویہ، عبد اللہ بن مبارک اور خلیفہ بن خیاط ہیں۔امام احمد انہیں اوعیۃ العلم قرار دیتے ہیں اور یحیٰ بن معین انہیں عراق کا سب سے ثقہ راوی قرار دیتے ہیں۔ان کے علاوہ مصنف امام ابو بکر بن ابی شیبہ قابل ذکر ہے۔

موطات اور مصنفات کے فوائد و ثمرات:

1۔حدیث کی موضوعاتی ترتیب

2۔علو سند

3۔حدیث کی تنقیح کا فائدہ

4۔حدیث کے فہم میں مصنفین کی علمی آراء

CC BY

المسانید:

حدیث کی تدوین کے ارتقاء کا اگلا سلسلہ مسانید ہیں۔اس کی وجہ سند حدیث کی طلب کا بڑھتا ہوا رجحان تھا اس کا آغاز بھی دوسری صدی کے نصف سے ہوتا ہے۔مسند حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں احادیث کو صحابہ کرام کی ترتیب سے مدون کیا جائے۔صحابہ کرام کی ترتیب تین اعتبار سے ہو سکتی ہے۔

1-حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب لائی جائے گی تو اول ابو بکر رضی اللہ عنہ،انس رضی اللہ عنہ،ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کو لایا جائے گا۔

2-سبقت اسلام کے اعتبار سے ترتیب ملحوظ خاطر رکھی جائے گی تو پہلے عشرہ مبشرہ ان کے بعد اصحاب بدر اور پھر بیعت رضوان کی روایات نقل کی جائیں گی۔

3-شرف ومنزلت کے اعتبار کی ترتیب سے پہلے بنو ہاشم کی مرویات لائی جائے گی اس کے بعد جن کا تعلق بنو ہاشم سے ہے۔

کتب مسانید کا تعارف:

مسند عبد اللہ بن مبارکؒ:

غالباً سب سے قدیم مسند ہے انہوں نے خراسان میں اپنی حدیثی کتب کا درس دیا بہت سی تصانیف جن میں المسند،الزہد اور الجہاد لکھیں۔حدیث کے حافظ اور وقت کے فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ لغت کے بھی ماہر تھے اور واقعات تاریخ کے بڑے عالم تھے۔بہادری اور سخاوت میں بھی بہت آگے تھے اور خراسان ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

مسند ابو داؤد طیالسیؒ:

یہ مسند قدیم ترین مسانید میں شمار ہوتی ہے اور یہ گیارہ اجزاء پر مشتمل ایک بڑی جلد میں شائع ہو چکی ہے۔ان کی ذاتی کاوش سے مسند جمع نہیں ہوئی بلکہ خراسان کے حفاظ نے ان کی روایات کو خاص جمع مرتب کر دیا جو ان سے یونس بن حبیب نے سماعت کی تھیں۔

مسند امام احمدؒ:

اس کو امام احمد نے تصنیف کیا۔انہوں نے اس میں تیس ہزار احادیث کو جمع کیا اور پھر انکے بیٹے عبد اللہ نے دس ہزار کا اضافہ کیا۔بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ حدیث ہی نہیں جو مسند احمد میں نہیں ہے۔[8]

مسند امام شافعیؒ:

یہ کتاب ان کی اپنی تالیف کردہ نہیں بلکہ ان کی طرف منسوب کردہ ہے۔مسند شافعی میں ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے نہیں ہے۔امام بیہقی نے معرفۃ السنن والاثار میں امام شافعیؒ کی تمام مرویات کو اکھٹا کر دیا ہے۔

مسند امام ابی حنیفہؒ:

امام ابو حنیفہ کی کتاب جسے مسند امام اعظم بھی کہتے ہیں۔یہ ان کی اپنی تدوین کردہ نہیں بلکہ مولانا انور شاہ کاشمیری فرماتے ہیں کہ فقہ الکبر،کتاب العالم والمتعلم والواسطین،الصغیر والکبیر یہ سب تالیفات ان کے نام کے ساتھ جوڑ دی گئی ہیں۔مسند ابی حنیفہ 15 تالیفات پر مشتمل ہے جسکا نام مسند ابی حنیفہ رکھ دیا گیا ہے۔اس کے شارح ملاں علی قاری ہے۔

ان کے علاوہ مسند ابی یعلیٰ،مسند حمیدی،مسند خلیفۃ بن خیاط،مسند بزار،مسند شامیین،مسند امام کاظم،مسند امام رضا،مسند وکیع بن جراح اور مسند ابن الجارود وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ڈاکٹر غلام برق جیلانی نے اپنی کتاب تاریخ حدیث میں 114 مسانید کا تذکرہ کیا ہے۔

مسانید کے فوائد و ثمرات اور موجودہ دور میں استفادہ کے طریقے:

1۔صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی مرویات سے واقفیت

2۔صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے مراتب کا ادراک

3۔صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے علمی مقام ومرتبہ کا ادراک

الصحاح:

تدوین حدیث کے مراحل میں اس قسم کی کتب کا چوتھا مرحلہ شمار کیا جاتا ہے۔اس قسم کی کتب تیسری صدی ہجری کے آغاز سے مدون ہونا شروع ہوئیں۔صحاح کا واحد صحیح ہے اس مرادوہ کتاب ہے جس میں مصنف اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو شامل کیا جائے۔اس رجان کی نمائندہ کتب میں صحیح البخاری، صحیح المسلم، صحیح سعید بن عثمان، صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ شامل ہیں۔بعد ازاں محدثین نے اس حوالہ سے بڑا کڑا جائزلیا ہے کہ مصنف اپنی شرائط پر کس قدر پورا اترا ہے اور اس تحقیق سے یہ علم ہوا ہے کہ صرف بخاری اور مسلم ایسی کتب ہیں جن کی روایات سند کے اعتبار سے اعلی درجے کے معیار پر فائز ہیں۔باقی محدثین نے بھی کوشش کی ہے مگر ان کی تصانیف میں ضعیف روایات بھی شامل ہو گی ہیں۔یہاں پر ایک اعتراض یہ بھی کیا جاسکتاہے کہ بخاری ومسلم کی بھی چند روایات پر متن اور درایت کے اعتبار سے تنقید کی گئی ہے تو ان کو صحیح کیوں کہا جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں شامل روایات کا سند کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ماڈرن دور کے صف اول کے ریسرچ ڈاکٹر فواد سیزگن نے صحیح البخاری کے مصادر پر ایک کتاب مرتب کی ہے انہوں نے دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ صحیح البخاری میں جتنی روایات شامل ہیں وہ صرف زبانی روایت کے ساتھ نہیں بلکہ ہر روایت کے مسلسل تحریری ذخائر بھی موجود تھے۔امام بخاری کی کتاب میں شامل بہت ساری احادیث مصنف عبدالرزاق میں موجود ہیں اور امام عبدالرزاق نے امام معمر سے نقل کیں ہیں اور جامع معمر میں وہ روایات من وعن موجود ہیں۔اور جامع معمر کی روایات جو انہوں نے اپنے استاد ہمام بن منبہ سے نقل کی ہیں وہ صحیفہ ہمام بن منبہ میں موجود ہیں۔[9]

موجودہ دور میں احادیث صحیحہ کو اکٹھا کرنے میں سب سے اہم کارنامہ علامہ ناصر الدین البانی نے سرانجام دیا۔لیکن انتہائی قابل ستائش ہے آپ نے احادیث رسول ﷺ کی کتب میں غوطہ زن ہو کر دو اعتبار سے سلسلہ احادیث صحیحہ اور سلسلہ احادیث ضعیفہ میں ترتیب دیا ہے۔

جامع کتب کے فوائد وثمرات اور استفادہ کی صورتیں:

1۔حدیث کی سب سے صحیح ترین احدیث کا ادراک

2۔ضعف سے پاک

3۔صحت کا اعلیٰ معیار کا سامنے آنا

جامع:

ایسی احادیث کی کتاب کو جامع کہتے ہیں جس میں آٹھ قسم کے موضوع کے مطابق احادیث کو اکھٹا کیا جائے۔مثلاً (ایمان وعقائد، احکام، فتن، سیر، آداب، تفسیر، مناقب، علامات قیامت) صحیح البخاری اور جامع ترمذی صحاح ستہ میں ایسی کتب ہیں جن پر جامع کا اطلاق ہوتا ہے اور صحیح مسلم میں تفسیر اور قرءت کی روایات موجود نہ ہونے کی وجہ سے جامع کے میزان پر پورا اترنے سے قاصر ہے۔

جامع کی چند نمائندہ کتب کا تعارف:

جامع معمر یمنی از ابو عروہ معمر بن راشد الازدی یہ اس فن میں لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب ہے۔اس کے کئی ایک قلمی نسخے موجود تھے جو کہ بعض شائع بھی ہو چکے ہیں۔

جامع سفیان ثوری، اس کتاب کا تذکرہ امام ذہبی کی کتاب تزکرۃ الحفاظ میں ملتاہے الفہرست لابن ندیم میں مذہب اہل حدیث کے باب میں اول نمبر پر یہ درج ہے۔اس قسم کی کتب احادیث میں دوسرے نمبر پر لکھی جانے والی کتاب ہے۔

جامع الاصول لابن اثیر اس تصنیف میں صحیحین موطاامام مالک، سنن ابی داؤد، سنن نسائی جامع ترمذی کی روایات کی اسناد کو حذف کرکے فقہی ابواب پر ترتیب دیا گیا ہے اور ترتیب کو حروف تہجی کے اعتبار سے درج کیا گیا ہے۔اس کا خلاصہ تیسیر الاصول ہے جو کہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

کتاب جمع الجوامع للسیوطی اس کتاب کے مطالعہ سے، معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے احادیث کی تمام کتب کو جمع کر دیا ہے جس میں صرف چند ایک احادیث درج ہونے سے رہ گئی ہیں۔اس کے علاوہ جامع للاوزاعی، جامع المسانید والسنن از ابن کثیر، جامع الصغیر، جامع سفیان بن عیینہ، جامع ابو عوانہ اور جامع ابن السکن شامل ہیں۔

سنن:

CC BY

یہ احادیث کی ایسی کتب ہیں جس میں احادیث کو فقہی ترتیب سے جمع کیا جاتا ہے۔اس منہج پر محدثین نے بہت ساری کتابیں مرتب کی ہیں۔ان میں خصوصاً کتاب الایمان، الطہارہ، الصلاہ اور الزکوۃ کو شامل کیا ہے۔صحاح ستہ میں سنن ابی داود، سنن ابن ماجہ اور سنن نسائی کتب سنن کی مستند کتب میں شمار ہوتی ہیں۔

اس نہج کی نمائندہ کتب کا تعارف درج ذیل ہے:

سنن ابی داؤد از سلیمان بن اشعث: یہ کتاب امام ابو دؤد سلیمان بن اشعث نے تالیف کی ہے۔اس میں 4800 روایات شامل ہیں اور فقہی ترتیب کے حوالے سے سب سے جامع کتاب ہے۔معالم السنن جو کہ سنن ابی داؤد کی شرح ہے اس میں امام خطابی فرماتے ہیں امام ابو داؤد نے کسی بھی فقہی حدیث کو نہیں چھوڑا۔

سنن دارمی از محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی: اس کی اسناد میں رجال قلیل ہیں اور بخاری شریف سے زیادہ ثلاثیات پائی جاتی ہیں۔اس کی حسن ترتیب اور صحت کی وجہ سے اس کو صحاح ستہ میں شامل کرنا زیادہ بہتر تھا کیوں کہ سنن ماجہ میں سنن دارمی کی نسبت زیادہ ضعیف روایات ہیں۔

سنن نسائی از احمد بن شعیب: امام نسائی اپنی اس تالیف میں فقہی نقطہ نظر کو مد نظر رکھنے کے ساتھ جرح وتعدیل، صحت وضعف اور ابواب بندی پر خصوصی کام کیا اور اس کے ساتھ متن پر تحدیثی پہلوں کے لحاظ سے بحث کی۔ابن حجرؒ کا قول ہے کہ سنن میں یہ تالیف ترتیب کے اعتبار سے سب سے اچھی کتاب ہے اور بخاری ومسلم کے منہج پر ہے۔ساتھ ہی احادیث کی علت کے بیان میں اس کا بڑا حصہ ہے[10]۔میری تحقیق کے مطابق تقریباً 5200 روایات شامل کی ہیں۔

سنن ابن ماجہ از محمد بن یزید القزوینی: اس میں 4000 احادیث کو شامل کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے ان کے ساتھ 482 ایسی صحیح روایات کا اضافہ کیا جو باقی کتب خمسہ میں موجود نہیں۔صحت وقوت کے لحاظ سے صحیح ابن حبان، سنن دار قطنی اور سنن دارمی وغیرہ سنن ابن ماجہ سے بلند مقام رکھتی ہیں لیکن وہ مقام حاصل نہیں کر سکیں جو پزیرائی ابن ماجہ کو حاصل ہوئی۔

اس کے علاوہ چند مشہور کتب درج ذیل ہیں: سنن مکحول، سنن ابن جریج، سنن الاثرم، سنن دار قطنی، سنن بیہقی ہیں۔ڈاکٹر غلام برق جیلانی نے کتاب تاریخ حدیث میں 31 سنن کی کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔

معاجم:

معجم سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں احادیث کو شیوخ کے لحاظ سے ترتیب دیا جائے۔یہ ترتیب کو تین طرح ملحوظ رکھا جاسکتا ہے۔[11]

- وفات کے اعتبار سے ترتیب:

اس ترتیب میں پہلے وفات پاجانے اساتذہ سے مروی روایات پہلے اور بعد میں وفات پانے والے اساتذہ سے مروی روایات بعد میں لکھی جائیں گی۔

- علم ومقام کے اعتبار سے ترتیب:

اس ترتیب میں علم وتقوی کے لحاظ سے اساتذہ کی روایات کو لکھا جاتا ہے۔

- حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب:

اس ترتیب میں ایسے اساتذہ جن کے نام 'الف' سے شروع ہوتے ہیں ان کی روایات کو پہلے اور اسی طرح 'ب' سے شروع ہونے والے اور ترتیب آخر تک جاری رہے گی۔حروف تہجی کے اعتبار سے تین کتابیں اہم ہیں:

1۔ معجم الکبیر
2۔ معجم الاوسط
3۔ معجم الصغیر

اس کے علاوہ معجم الصحابہ از بغوی اور معجم الصحابہ ابن قانع بغوی وغیرہ شامل ہیں۔

جزء:

حدیث کی ایسی کتاب جس میں مصنف صرف ایک ہی عنوان کے متعلق احادیث جمع کرے۔جیسا کہ امام بخاری کی کتاب جزر فع الیدین امام محمد بن نصر مروزی کی کتاب قیام الیل۔

جزء کے فوائد وثمرات:

1۔ کسی خاص موضوع کی تفصیل

2۔ایک ہی موضوع کی تمام مرویات سے استفادہ

مستخرج:

حدیث کی ایسی کتاب جس میں کسی دوسری کتاب کی روایات کو مصنف اپنی سند سے بیان کرے وہ مستخرج کہلائے گی۔اس کی مشہور کتب مستخرج لابی نعیم، مستخرج لابی عوانہ۔

مستخرج کے فوائد وثمرات:

1.عالی سند کا حصول اس سند کے واسطے کم ہوتے ہیں۔

2۔تدلیس کا ازالہ۔اگر مستخرج علیہ میں راوی معنن ہے اور مستخرج میں صیغہ صراحت سے بیان کر دیتا ہے تدلیس کا نقص دور ہو جاتا ہے۔

3۔مرسل اور منقطع کا وصال۔

اگر مستخرج علیہ میں ارسال یاانقطاع ہو اور اس میں وصل جاتا ہے۔

4۔اگر کسی جگہ ابہام ہے تو اس کا تعین ہو جاتا ہے۔

5۔بسا اوقات مستخرج میں حدیث کا تتمہ ہو جاتا ہے۔

6۔کسی مبہم واقعہ کی شرح مل جاتی ہے۔

خلاصہ کلام:

محدثین مختلف اوقات اور مختلف ادوار میں حدیث پر مختلف اقسام پر کتب کو ترتیب دیتے رہے ہیں جس سے حدیث کی کتب کی بہت سی اقسام وجود میں آ گئی ہیں۔یقیناً یہ سب ان اوقات کی ضرورت کے تحت تھا جس کو مد نظر رکھتے ہوئے محدثین نے احادیث کو مختلف کتب کے نام سے جمع کیا۔ان میں سب سے پہلے صحائف ہیں جو صحابہ کرام یا ان کے شاگردوں نے جمع کئے۔اس کے بعد موطات اور بعد والی کتب بالترتیب لکھی گئیں۔جن سے علماء اور ائمہ حضرات نے فائدہ حاصل کیا۔

CC BY

حوالہ جات

---

[1]۔ کتب حدیث کی اقسام ایک مختصر تعارف ترتیب واضافہ جات، محمد نبیل مشرف، (آسٹریلین اسلامک لائبریری)، ص:8

[2]خطبات بھاولپور تحقیق تخریج تعلیق، ڈاکٹر عبد الغفار، (مکتبہ: سیرت چیئر جامعہ اوکاڑہ) ص:97

[3]۔ ایضا

[4]ایضا

[5]۔ سیوطی جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن الکمال، تنویر الحوالق شرح موطا امام مالک، (طبع مصر)، ص؛5

[6]۔ ایضا ص؛7

[7]۔ غلام برق جیلانی ڈاکٹر، تاریخ حدیث، طبع چہارم، (ادارہ مطبوعات سلیمانی: لاہور) ص:36

[8]۔ نبیل مشرف، کتب احادیث کی اقسام، ص:1 ز

[9]۔ نبیل مشرف، کتب احادیث کی اقسام، ص:20۔

[10]۔ ابن حجر ابو الفضل احمد بن علی، النکت، ناشر عمادۃ البحث العلمی (السعودیۃ)، ج 1، ص:484

[11]۔ ڈاکٹر محمود الطحان، اصول التخریج ودراسات الاسانید، مکتبہ المعارف للنشر والتوضیع (الریاض)، ص:45

CC BY